

(۹۹)

ایک شخص کو ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (ہم اللہ کے ہیں اور ہمیں اللہ کی طرف پلٹنا ہے) کہتے سنا تو فرمایا کہ: ہمارا یہ کہنا کہ ”ہم اللہ کے ہیں“ اس کی ملک ہونے کا اعتراف ہے اور یہ کہنا کہ ”ہمیں اسی کی طرف پلٹنا ہے“، یہ اپنے لئے فنا کا اقرار ہے۔

(۱۰۰)

کچھ لوگوں نے آپ کے روبرو آپ کی مدح و ستائش کی تو فرمایا: اے اللہ! تو مجھے مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے اور ان لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کو میں پہچانتا ہوں۔ اے خدا! جو ان لوگوں کا خیال ہے ہمیں اس سے بہتر قرار دے اور ان (لغزشوں) کو بخش دے جن کا انہیں علم نہیں۔

(۱۰۱)

حاجت روائی تین چیزوں کے بغیر پائیدار نہیں ہوتی: اسے چھوٹا سمجھا جائے تاکہ وہ بڑی قرار پائے، اسے چھپایا جائے تاکہ وہ خود بخود ظاہر ہو اور اس میں جلدی کی جائے تاکہ وہ خوشگوار ہو۔

(۱۰۲)

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہی بارگاہوں میں مقرب ہوگا جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہو، اور وہی خوش مذاق سمجھا جائے گا جو فاسق و فاجر ہو، اور انصاف پسند کو کمزور و ناتواں سمجھا جائے گا، صدقہ کو لوگ خسارہ اور صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے، اور عبادت لوگوں پر تفوق جتلانے کیلئے ہوگی۔ ایسے زمانہ میں حکومت کا دار و مدار عورتوں کے مشورے، نوخیز لڑکوں کی کار فرمائی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر و رائے پر ہوگا۔

(۹۹) وَهَمَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَجُلًا يَقُولُ: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قَوْلَنَا: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ﴾ إِفْرَاءٌ عَلَى أَنْفُسِنَا بِأَنْفُسِنَا، وَ قَوْلَنَا: ﴿وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ إِفْرَاءٌ عَلَى أَنْفُسِنَا بِأَنْفُسِنَا.

(۱۰۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَمَدَحَهُ قَوْمٌ فِي وَجْهِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي، وَ اَنَا اَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّونَ، وَ اغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُونَ.

(۱۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَسْتَقِيمُ قَضَاءُ الْخَوَاصِّ إِلَّا بِثَلَاثٍ: بِاسْتِضْعَارِهَا لِتَعْظَمَ، وَ بِاسْتِكْتَامِهَا لِتَظْهَرَ، وَ بِتَعَجُّيلِهَا لِتَهْتَمُّ.

(۱۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُقْرَبُ فِيهِ إِلَّا الْمَاحِلُ، وَ لَا يُظَرَّفُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ، وَ لَا يُضَعَّفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصِفُ، يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غُرْمًا، وَ صَلَةَ الرَّحِمِ مَنًّا، وَ الْعِبَادَةَ اسْتِطَالَةً عَلَى النَّاسِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ السُّلْطَانُ بِسُورَةِ النِّسَاءِ، وَ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، وَ تَدْبِيرُ الْخِصْيَانِ.

(۱۰۳)

آپ کے جسم پر ایک بوسیدہ اور بیہودہ دار جامہ دیکھا گیا تو آپ سے اس کے بارے میں کہا گیا۔ آپ نے فرمایا:

اس سے دل متواضع اور نفس رام ہوتا ہے اور مومن اس کی تاسی کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت آپس میں دونا سازگار دشمن اور دو جدا جدا راستے ہیں۔ چنانچہ جو دنیا کو چاہے گا اور اس سے دل لگائے گا وہ آخرت سے پیر اور دشمنی رکھے گا وہ دونوں بمنزلہ مشرق و مغرب کے ہیں اور ان دونوں سمتوں کے درمیان چلنے والا جب بھی ایک سے قریب ہوگا تو دوسرے سے دور ہونا پڑے گا۔ پھر ان دونوں کا رشتہ ایسا ہی ہے جیسا دوستوں کا ہوتا ہے۔

(۱۰۴)

نوف (ابن فضالہ) بکالی کہتے ہیں کہ: میں نے ایک شب امیر المؤمنین علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرشِ خواب سے اٹھے ایک نظر تاروں پر ڈالی اور پھر فرمایا:

اے نوف! سوتے ہو یا جاگ رہے ہو؟

میں نے کہا کہ: یا امیر المؤمنین! جاگ رہا ہوں۔ فرمایا:

اے نوف! خوش نصیب ان کے کہ جنہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اور ہمہ تن آخرت کی طرف متوجہ رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش، مٹی کو بستر اور پانی کو شربت خوشگوار قرار دیا، قرآن کو سینے سے لگایا اور دُعا کو سپر بنایا، پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح دامن جھاڑ کر دنیا سے الگ تھلگ ہو گئے۔

اے نوف! داؤد علیہ السلام رات کے ایسے ہی حصہ میں اٹھے اور فرمایا کہ: یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں بندہ جو بھی دُعا مانگے مستجاب ہوگی، سوا اس شخص کے جو سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا، یا لوگوں کی برائیاں

(۱۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَرُئِيَ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى خَلْقَ مَرْفُوعٌ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ:

يَخْشَعُ لَهُ الْقَلْبُ، وَتَذِلُّ بِهِ النَّفْسُ، وَ يَقْتَدِي بِهَ الْمُؤْمِنُونَ. إِنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ عَدَوَانِ مُتَفَاوِتَانِ، وَ سَبِيلَانِ مُخْتَلِفَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ الدُّنْيَا وَتَوَلَّاهَا أَبْغَضَ الْآخِرَةَ وَ عَادَاهَا، وَ هُمَا بِمَنْزِلَةِ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ، وَ مَا شِ بَيْنَهُمَا كَلِمًا قَرِيبَ مِنْ وَاحِدٍ بَعْدَ مَنْ الْآخِرِ، وَ هُمَا بَعْدَ ضَرَّتَانِ.

(۱۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ عَنْ نُوْفِ الْبِكَالِيِّ، قَالَ رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَ قَدْ خَرَجَ مِنْ فَرَاشِهِ، فَظَنَرِي فِي التُّجُومِ، فَقَالَ لِي:

يَا نُوْفُ! أَرَأَيْتَ أَنْتَ أَمْ رَامِقٌ؟

فَقُلْتُ: بَلَى رَامِقٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ:

يَا نُوْفُ! طُوبَى لِلذَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا، الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ، أُولَئِكَ قَوْمٌ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بَسَاطًا، وَ تُرَابَهَا فَرَاشًا، وَ مَاءَهَا طَيْبًا، وَ الْقُرْآنَ شِعَارًا، وَ الدُّعَاءَ دِثَارًا، ثُمَّ قَرَضُوا الدُّنْيَا قَرْضًا عَلَى مِنْهَا جِ الْمَسِيحِ.

يَا نُوْفُ! إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ لَا يَدْعُو فِيهَا عَبْدٌ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ،

کرنے والا، یا (کسی ظالم حکومت کی) پولیس میں ہو، یا سارنگی یا ڈھول تاشہ بجانے والا ہو۔ (سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”عرطبہ“ کے معنی سارنگی اور ”کوبہ“ کے معنی ڈھول کے ہیں۔)

اور ایک قول یہ ہے کہ ”عرطبہ“ کے معنی ڈھول اور ”کوبہ“ کے معنی ظنبور کے ہیں۔

(۱۰۵)

اللہ نے چند فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو اور تمہارے حدود کا مقرر کر دیئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اس نے چند چیزوں سے تمہیں منع کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو اور جن چند چیزوں کا اس نے حکم بیان نہیں کیا انہیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا۔ لہذا خواہ مخواہ انہیں جاننے کی کوشش نہ کرو۔

(۱۰۶)

جو لوگ اپنی دنیا سنوارنے کیلئے دین سے ہاتھ اٹھالیتے ہیں تو خدا اس دنیوی فائدہ سے کہیں زیادہ ان کیلئے نقصان کی صورتیں پیدا کر دیتا ہے۔

(۱۰۷)

بہت سے پڑھے لکھوں کو (دین سے) بے خبری تباہ کر دیتی ہے اور جو علم ان کے پاس ہوتا ہے انہیں ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

(۱۰۸)

اس انسان سے بھی زیادہ عجیب وہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جو اس کی ایک رگ کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا ہے اور وہ دل ہے جس میں حکمت و دانائی کے ذخیرے ہیں اور اس کے برخلاف بھی صفیں پائی جاتی ہیں۔ اگر اسے امید کی جھلک نظر آتی ہے تو طمع اسے ذلت میں مبتلا کرتی ہے، اور اگر طمع ابھرتی ہے تو اسے حرص تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَشَارًا، أَوْ عَرِيْفًا، أَوْ شُرْطِيًّا، أَوْ صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ (وَ هِيَ الطُّبُبُورُ)، أَوْ صَاحِبَ كُوبَةٍ (وَ هِيَ الطُّبْلُ).

وَ قَدْ قِيلَ أَيضًا: إِنْ بَ الْعُرْطَبَةَ: الطُّبْلُ، وَ الْكُوبَةَ الطُّبُبُورُ.

(۱۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَ حَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَ نَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَ سَكَتَ لَكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ وَ لَمْ يَدَعْهَا نِسْيَانًا فَلَا تَتَكَلَّفُوهَا.

(۱۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَنْزُكُ النَّاسُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِ دِينِهِمْ لِاسْتِصْلَاحِ دُنْيَاهُمْ، إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُوَ أَوْسَرُ مِنْهُ.

(۱۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُبَّ عَالِمٍ قَدْ قَتَلَهُ جَهْلُهُ، وَ عِلْمُهُ مَعَهُ لَا يَنْفَعُهُ.

(۱۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَقَدْ عَلِقَ بِنِيَابِطِ هَذَا الْإِنْسَانِ بَضْعَةٌ هِيَ أَعْجَبُ مَا فِيهِ وَ ذَلِكَ الْقَلْبُ، وَ لَهُ مَوَادُّ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ أَضْدَادٌ مِّنْ خِلَافِهَا، فَإِنْ سَنَحَ لَهُ الرَّجَاءُ أَذَلَّهُ الطَّمَعُ، وَ إِنْ هَاجَ بِهِ الطَّمَعُ أَهْلَكَهُ الْحِرْصُ،

اگر ناامیدی اس پر چھا جاتی ہے تو حسرت و اندوہ اس کیلئے جان لیوا بن جاتے ہیں، اور اگر غضب اس پر طاری ہوتا ہے تو غم و غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے، اور اگر خوش و خوشنود ہوتا ہے تو حفظ و مقدم کو بھول جاتا ہے، اور اگر اچانک اس پر خوف طاری ہوتا ہے تو فکر و اندیشہ دوسری قسم کے تصورات سے اسے روک دیتا ہے۔ اگر امن و امان کا دور دورہ ہوتا ہے تو غفلت اس پر قبضہ کر لیتی ہے، اور اگر مال و دولت حاصل کر لیتا ہے تو دولت مند کی اسے سرکش بنا دیتی ہے، اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو بے تابی و بے قراری اسے رسوا کر دیتی ہے، اور اگر فقر و فاقہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو مصیبت و ابتلا اسے جکڑ لیتی ہے، اور اگر بھوک اس پر غلبہ کرتی ہے تو ناتوانی اسے اٹھنے نہیں دیتی، اور اگر شکم پری بڑھ جاتی ہے تو یہ شکم پری اس کیلئے کرب و اذیت کا باعث ہوتی ہے۔

ہر کوتاہی اس کیلئے نقصان رساں اور حد سے زیادتی اس کیلئے تباہ کن ہوتی ہے۔

(۱۰۹)

ہم (اہلبیتؑ) ہی وہ نقطہ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو اس سے آکر ملنا ہے اور آگے بڑھ جانے والے کو اسکی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

(۱۱۰)

حکم خدا کا نفاذ وہی کر سکتا ہے جو (حق کے معاملہ میں) نرمی نہ برتے، عجز و کمزوری کا اظہار نہ کرے اور حرص و طمع کے پیچھے نہ لگ جائے۔

(۱۱۱)

سہل ابن حنیف انصاری حضرتؑ کو سب لوگوں میں زیادہ عزیز تھے۔ یہ جب آپؑ کے ہمراہ صفین سے پلٹ کر کوفہ پہنچے تو انتقال فرما گئے جس پر حضرتؑ نے فرمایا:

وَ اِنْ مَكَكَهُ الْيَأْسُ قَتَكَ الْاَكْسَفُ،
وَ اِنْ عَرَضَ لَهُ الْغَضَبُ اشْتَدَّ بِهِ الْغَيْظُ،
وَ اِنْ اَسْعَدَهُ الرِّضَى نَسِيَ التَّحَفُّظَ،
وَ اِنْ غَالَهُ الْخَوْفُ شَغَلَهُ الْحَذَرُ،
وَ اِنْ اتَّسَعَ لَهُ الْاَمْنُ اسْتَلْبَثَتْهُ الْغِرَّةُ،
وَ اِنْ اَفَادَ مَالًا اَطْعَاهُ الْغِنَى،
وَ اِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَضَحَهُ الْجُرْعُ،
وَ اِنْ عَظَّتْهُ الْفَاقَةُ شَغَلَهُ الْبَلَاءُ،
وَ اِنْ جَهَدَهُ الْجُوعُ قَعَدَ بِهِ الضَّعْفُ،
وَ اِنْ اَفْرَطَ بِهِ الشَّبَعُ كَطَّتْهُ الْبِطْنَةُ،

فَكُلُّ تَقْصِيرٍ بِهِ مُضِرٌّ، وَ كُلُّ اِفْرَاطٍ لَهُ مُفْسِدٌ.

(۱۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَحْنُ النُّبُوَّةُ الْوَسْطَى، بِهَا يَلْحَقُ التَّائِي، وَ اِلَيْهَا يَرْجِعُ الْغَائِي.

(۱۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اِلَّا مَنْ لَا يُصَانِعُ، وَ لَا يُضَارِعُ، وَ لَا يَتَّبِعُ الْمَطَامِعَ.

(۱۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ تُوِّفِيَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ الْاَنْصَارِيُّ بِالْكُوفَةِ بَعْدَ مَرْجِعِهِ مَعَهُ مِنْ صِفِّينَ، وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ: